مرثیہ

جب چھٹ گئی عباس دلاور شہ دیں سے
مٹا نہ گیا خاک گر شہ دیں سے
اٹھا نہ گیا بوجھ اب اکبر شہ دیں سے
غل تھا کہ جدا ہو گئے اب اختر شہ دیں سے
یوں کہنے لگا شمر بد اختر شہ دیں سے

مارا گیا اب ثانی جعفر نہ ملے گا
روتے ہیں عبث آپ برادر نہ ملے گا

۴

کس کے اس کو پیاسا نہ رہا
نہ دریا کے پانیوں کو نہ تھا
منہ پھیر لیا پانیوں کے لئے
جب دار کیا اس نے ہی جانوں کے لئے
جب تیغ علی خوں کی نظر آ کے اٹھا لے

ماری گئی وہ فوج میں نامی جو بڑے تھے
اک تیر کے پلے پہ کماندار کھڑے تھے

۷

اس بل وفا سے جو کہا میں نے مقام
منہ پھیر لیا غیظ سے پھر اکبر انام
سر کہا دیتا ہے مجھ کو طبع خام
جھلا کے کہا تو نے تو شاہ خوص انام
میں ہوں ہوں چھوڑوں تو شاہ خوص انام

جاگیر کی خواہش ہے نہ منصب کی ہوس ہے
آقائے دو عالم کی غلامی مجھے بس ہے

۳

سخت مصیبت ہے برادر کی جدائی
ہاں سخت ہے چھٹ جائے جب اس طرح بھائی
غم کی نہ ہو ہے کی لڑائی
آ کی لڑائی
غم نہیں ہے

اس طرح کی ہمت شجاعت نہیں دیکھی
دو روز کے فاقوں میں یہ قوت نہیں دیکھی

۵

کیا دلیری شجاعت کی ہے
اللہ ری شجاعت کو فن جنگ کے موتی
ڈر کر نہ تھے سب کو فن جنگ کے موتی
مارا تھا جو
مہلی کی

دم بند تھی غالب تھا یہ ڈر تیغ زنوں کو
تھرا رہے تھے خوف تھا صف شکنوں کو

۸

سعادت میں جو پہ گرفتار
کی عرض ابن سعد سے نے گرفتار
کہ منہ کیا اللہ سے وفادار
بڑھا لشکر خونخوار
کی دو

یہ جانے سے پانی کی لہو گھٹ گیا اس کا
اقبال تھا حاکم کا جو سر کٹ گیا اس کا

۳

ظفر موج صف آرا
تھی پر وہ فوج ظفر موج صف آرا
انسان تو کیا دیو کا مشکل تھا گذارا
اس شیر کی آمد سے جو ہوا وہاں نعرہ
جو بھاگ گئے وہ بھاگ گئے جو تھے وہاں مارا

۶

اس شیر کی سر تہ ہوئی جب شام
اس شیر کو دیا یہ پیغام
بن عباس کو دیا یہ پیغام
گر ہے تو لوٹ کی رفاقت کا نہ نام
جاگیر دلا دیں تمہیں اور انعام

۹

کیوں رو رہے ہو جب چھڑا ایسا برادر
آپ تو صاحب ہیں عبث اتنا ہو مضطر
مارے گئے وہ سب موجود ہیں اکبر
ماتم ہیں جو اس پہ کرے صبر کا
ماتم ہیں جو اس پہ کرے صبر کا

یوں لاکھوں جوانوں پہ دلیر آ نہیں سکتا
جس طرح وہ آیا کبھی شیر آ نہیں سکتا

واں فاقے کئے یاں میں تو لنگر تمہیں کر دوں
اٹھ آؤ تو سب فوج کا افسر تمہیں کر دوں

جب حال یہ ہے آپ کا بھائی کے الم میں
دل سنبھلے گا کس طرح جگر بند کے غم میں

www.emarsiya.com

۱۰

کرتا تھا ادھر شمر خفا کا یہ تفکر
سر پیٹ کے کہتے تھے یہ ہی خوبی تقدیر
افسوس جواں بھائی مرا ذبح ہوا ہے

۱۱

جب وقت کہ آمادہ ہو جانے سر دینے
بس چھوڑ کے ہاتھوں کو لگے پاؤں پہ رو کر
کی عرض بصد عجز شہ دیں سے یہ رو کر
اب اذن وغا دیجیے مجھے بہر خدا

۱۲

کب تک میں سہوں رنج و الم جانِ حزیں پر
عزت ہے اسی میں کہ فدا ہوں شہ دیں پر

۱۳

مغموم جو ہو قدرِ مصیبت وہی جانے
جو زخمی ہو بسمل کی حقیقت وہی جانے

۱۴

یہاں کہ بن بھائی کے غربت میں ہوئی ہم
ایوائے کہ پردیس میں بے موت موئی ہم

۱۵

رو کر کہے بھائی کو ابھی سید ابرار
ہو فوج بد اندیش میں آگے عباس علمدار
خالی ہے نہ ہو

۱۶

جب تک تھی یہ سنی شہ زہرا کی
عمر ہے یہ شہ جن و بشر کی
آرزو تھیں کہ حضرت کی نظر کی
فرمایا تھیں کہ حضرت کی

۱۷

کرتا تھیں جو خدا صاحب اولاد
تھا تھیں جو خدا صاحب اولاد
مضطر و ناشاد
قدر پہ داد
کیا ہے تھیں
پیارے ہی تھیں
انسان ہیں

۱۸

اب تاب و تامل نہیں اس فوج گراں کو
خود آئے یا بھیجے فرزند جواں کو

۱۹

دل مردہ ہوں عباس دلاور کی امم میں
کس طرح سے بھیجوں میں تمھیں فوج ستم میں

۲۰

خون ہو گیا سینہ میں جگر بھائی کو رو کر
دل سنبھلے گا کس طرح جواں بیٹے کو کھو کر

۲۱

جب وقت سنی شاہ نے شمر کی گفتار
کو ضعف تھا اٹھ بیٹھے مگر تیک کے تلوار
جز درد تھا چہرہ ہو اغیظ سے گلنار
فرمایا کہ آ ابن جنگ خبردار

۲۲

تم کو تو ہے شوق شہ مردان میں جانا
اعدا سے لڑوں جب تو شمشیر دکھاؤں
نصف ہو تو میں درد دل اپنا بھی سناؤں
کس طرح جوان کا صدمہ میں اٹھاؤں

۲۳

سر کاٹونگا تلوار سے ہر تیرہ دروں کا
لینا ہے عوض تم سے علمدار کے خوں کا

۲۴

رخصت کا ابھی نام لیا تم نے زباں سے
دل ہو گیا مجروح یہاں غم کی سناں سے

۲۵

آیا نہ انھیں صبر مگر ہجر پسر میں
یہ روئے کہ باقی نہ رہا نور نظر میں

www.emarsiya.com

۱۹

اس طرح رضا دو تمہیں اے یوسف ثانی
تم تو ہو سکھو میں پیمبر کی نشانی
ہے کا ابھی نام نہ لو اس کی جانی
ہیں یاد کے دن ہی ابھی آغا جوانی

یہ پھولنے پھلنے کے تمہارے ابھی دن ہیں
جانے دو ہمیں جنگ کو بیٹا کہ مسن ہیں

۲۰

ہم کیسے پیمبر کی گلشن ایجاد
خالق کی عطا ہے کہ ملی دولت اولاد
حضرت کو ہی ہے ہی ہے

اس غم میں تسلی ہمیں اے غنچہ دہن دو
اب تو یہ تمنا ہے کہ تم ہم کو کفن دو

۲۱

لو روز سر پاؤں سے بابا کو اٹھا لو
بہلاؤ دل زار اس اب غیظ کو ٹالو
رخصت کا ابھی حرف زباں سے نہ نکالو
میں گور کنارے ہوں تم اب گھر کو سنبھالو

اب کون یتیموں کا پرستار ہے بیٹا
عابد ہے تو وہ صاحب آزار ہے بیٹا

۲۲

کیا بات ہے یہ دل پہ کریں جبر ذرا آپ
مشکل نہیں یہ امر کہ ہیں عقدہ کشا آپ

صدمہ ہوا پر ضبط کیا رنج و محن کو
بھائی نے دلاسا دیا ناشاد بہن کو

۲۳

فرمائے انصار ہے پیمبر
گر ہو کے تھے کہ جگر بند کو تیر
فوج کا نعرہ ہو چکا ہے

کم چاہتے تھے کیا وہ جگر بند کو اپنے
پیارا نہ کیا آپ نے فرزند کو اپنے

۲۴

گھر کا ہے ہماری ہی اولاد
گر کے ہم نام خدا انہی ہیں عابد
دے خضر کی عمر ان کو خدا اور رکھے شاد
بعد آپ کے ہے ذات سے ان کی گھر آباد

۲۵

حضرت نے سنی جب علی اکبر کی تقریر
داخل ہوئے ساتھ ان کے خیمہ میں شبیر
تعظیم کو حضرت کی اٹھیں زینب دلگیر
اندوہ جو دیکھا انہیں رونے لگی ہمشیر

۲۶

فرمایا کہ دی صبر تمہیں خالق اکبر
فرمایا بجا چھٹ گئی ہے دین و دلبر
خوش ہوں تو بجا ہے کہ فدا شہ پہ ہوئے وہ
ہیں زندہ جاوید اگر آج موئے وہ

۲۷

فرمایا کہ بھیجو ہمیں میدان میں بابا
غم ہے کہ اب ہی چھوڑ کے جاتا ہے مقدر
سیدان میں جانے نہ دیا پیارے انکے
مجبور ہمیں کر دیا اصرار نے انکے

www.emarsiya.com

۳۰

ظاہر میں تو کچھ کہ نہ سکے باپ کے ڈر سے
دیکھا کچھ بھی اماں کو خوشامد کی نظر سے

۳۱

سب آپ صدقے ہیں بھتیجے کہ پسر ہوں
ان کو بھی لازم ہے کہ حضرت کے سپر ہوں

۳۲

سوچیں کہ یہ صدقے کریں دلبند کو اپنے
پیارا کروں میں شاہ سے فرزند کو اپنے

۳۳

پاجاؤں رضا شہ سے گذارش جو کریں آپ
مشکل نہیں یہ امر سفارش جو کریں آپ

۳۴

خالق نے کیا ان کو جواں آپ کے آگے
پیدا نہ کریں نام و نشاں آپ کے آگے

۳۵

یہ مرنے نہ جائیں یہ گوارا نہیں مجھ کو
زہرا کے پسر سے کوئی پیارا نہیں مجھ کو

۳۶

صدمہ سے دل زار تڑپنے لگا بر میں
ہوں کو جو روکا تو اٹھا درد جگر میں

۳۷

ہر چند کدہ شیفتۂ شاہ زماں ہیں
یہ داغ بھی شاید نہ گوارا ہو کہ ماں ہیں

۳۸

فوجوں سے لڑو یوں کہ قدم پیچھے نہ سرکے
مارو انھیں جن جن جو دشمن ہیں پدر کے

www.emarsiya.com

۳۳

اب یہ نہیں غربت کا بیان سدھارو
ہم آپ سے خطا کار ہیں قربان سدھارو
ہتھیار لگا کر مرے ذیشان سدھارو
لٹ جائے گا ماں کے نہ کرو دھیان سدھارو

منہ سے نہ نکالو وہ سخن جو نہ سنا جائے
ڈرتی ہوں مرے صبر میں کچھ فرق نہ آ جائے

۳۴

دیکھے
بانو کا بیاں سن کے پہلے شہ والا
افسوس کوئی ان کا نہیں اردو والا
جن لوگوں کی کاٹھ
کیجیے دل کا

منظور ہوا سب کو سخن ان کی رضا کا
کچھ اور نہیں ہے یہ بہانا ہے قضا کا

۳۵

فرمایا کے یہ رو رو کے اٹھے شہ ابرار
ہتھیار
پہلے پسر سے جنگ کے
زینب سے کہا شاہ نے اے غم خوار
لو دیکھ لو فرزند کا اب آخری دیدار

اٹھارہ برس آپ کی گودی میں پلے ہیں
کر لو انھیں پھر پیار کہ مرنے کو چلے ہیں

۳۶

پا
سنتے ہی ناموس میں ہوا محشر برپا
غش کھا کے گری خاتمہ ماں بیکس و مضطر
کس طرح سے زینب نے گلے آپ کا کاٹا
فرمایا کہاں جاتی ہو بولو مرے دلبر

منزل کا پتہ کچھ مجھے دیتے ہوئے جاؤ
اس پالنے والی کو بھی لیتے ہوئے جاؤ

۳۷

دیکھا
سمجھا کے بھی کچھ بھی جو چلے اکبر جرار
سید ابرار
ہمراہ ہوئے
دیکھو تو ملا رخش بھی تیار
آداب بجا لا

صدقے ہوئے شوکت پہ جلال و حشم آ کر
اقبال نے سر رکھ دیا زیر قدم آ کر

۳۸

لی
بھر نگاہ رہو اطرار
قرباں ہو چکا
عشرہ کہ ہر جست پہ
جان ایسی کہ شیر اس کو لی اور اسی ہے
نا بس کی کہاں کر لی اور اسی ہے

تعریف میں عاجز نہیں فکر شعرا ہے
ہمتائے براق اس کو جو کہیے تو بجا ہے

۳۹

وہ
تھی فتح ہی تو وہ تیغ براں
لا کے پیالہ میں پلا دیجیے پانی
بار کی جلد اس کی ہو جلدی کی نشانی
ہوتی ہے ہر آن گئے عیاں کی روانی

وہ یاں کہ وابستہ ہے دل حور و پری کا
چال ایسی کہ پس جاتا ہے دل کبک دری کا

www.emarsiya.com

۴۸

پیچ و تاب کیا خیالِ ناقص ہے
میدان کے بہت دور بڑھانا نہ قدم ہیں
تعریف زمین شبکی است تیر بلم ہیں
تھک جائیگا اے صفحۂ قرطاس و قلم ہیں

۴۹

بالائے سر بسم اللہ قرآن میں ہے ابد
بسم اللہ ہی بیت کی تعریف کرے تو
تشبیہ وہ لکھیں جس میں نہ ہو فرق سرِ مو
چھوٹے نہ تماشا کوئی گوشہ کوئی پہلو

۵۲

ہیکتی نہیں لف کی تعریف سرِ مو
ہیں سورۂ والیل کی تفسیر کے پہلو
کہتا ہوں جو سنبل تو نہیں آس میں یہ خوشبو
حلقہ ہے قرآن میں ہے سوتا ہوا آہو

اب اگر قدم تو نے بڑھایا تو خطا کی
طے کرنی ہے منزل ابھی راکب کے ثنا کی

ممتاز ہوں مدحِ پسر سرورِ دیں میں
ہر بات پہ اک بیت ملے خلد بریں میں

نہ عود کو نسبت ہے نہ کچھ سنبل تر کو
ہالے میں لئے ہے شبِ معراج قمر کو

۴۷

بیان نہیں ہے صفت آلِ محمد
جب کہ مولد نہ ہو وہ صاحبِ سند
ہے اس میں ثنا کی
تا وصف کی حد

۵۰

بے مثل کی تشبیہ کا لکھنا نہیں آساں
بے مثل ہو تو نہیں تشبیہ کی شایاں
گر ایماں
وہ اوج کہ

۵۳

عارض میں چمکے مہ کامل کی جگہ خال
ہے ذہن بھی جا کر حفظ بھی حیراں
تشبیہ
پہنچے ہے بھی
نخل

دشت میں گھس گئے ہیں قدم ذہن رسا کے
جلتے ہیں یاں طائرِ فکرِ شعرا کے

قرآن میں ان کی بزرگی کی سند ہے
ابرو نہیں یہ سورۂ یٰسین کی مد ہے

تازہ ہے بہار ان کی سبب کون و مکاں کی
رونق ہے انھیں پھولوں سے گلزارِ جناں کی

۴۶

بیجا اب اے حلاوزادہ عطا کر
ہے دل کو وہ فرہاد عطا کر
نہ بنی ہے سب زادہ عطا کر
مجھ کو فن ایجاد عطا کر
نامے میں ہے قوتِ ایجاد عطا کر

۵۱

حسن جبیں ماہ جبینوں میں ہے آمد
ہے جبیں کعبہ بھی قبلہ مقصد
ایماں کا بھی ہے عشق
تشبیہ میں اس کی ہے عشق
بے مثل ہے اس بیت کی ہے عشق
اس بیت کے ہے صاف عیاں نور محمد

۵۴

مداح کو شکل ہے ہاتھ کی حیرت
صانع نے بنائی ہے عجب نور کی صورت
جب طبع محمد پہ ہوئی ختم رسالت
ختم ان پہ ہی طبع ہوئی حسن و لطافت

وہ چشمِ فوجِ شہنشاہ دکھا دوں
تصویر علی اکبر ذیجاہ دکھا دوں

پڑھتی ہے جس وقت نظر لوحِ جبیں پر
پڑھتے ہیں ملک صلِ علیٰ عرشِ بریں پر

بے مثل اسے صفحۂ ایجاد میں پا کر
صانع نے قلم رکھ دیا یہ نقش بنا کر

www.emarsiya.com

۵۵

روشن ہوا اس عہد سے جب عالم ہستی
ایماں کا بجا اوج ہوئی کفر کو پستی
شی ہوئی ثبیت بتوں کی ہوئی نابود
وحدت کا ہوا نور کی عہد سے ہستی

یکتا انھیں اس عالم ایجاد میں پا کے
قائل ہوئے کفار بھی توحید خدا کے

۵۶

کس طرح بتیل کی تشبیہ ہو دشوار
وہ فخر زرد سے خورشید کا رخسار
وہ ہی فخر زرد سے حسینوں کے بازار
اس سے بھی جو ہو حسن کا دشوار

یہ حور میں ہی حسن نہ جن میں نہ پری میں
یاں نور خدا کا ہی لباس بشری میں

۵۷

تیغ میں ہی ان لب شیریں کی حلاوت
باتوں میں تکلم کی تصدق ہی حقیقت
سرخی وہ لب کی ہی جہاں لعل کی مارت
ایک بار کسی کو میں نہیں دیکھی ہے نزاکت

فاقہ بھی ہی اور تشنہ دہانی کئی دن سے
سوکھی ہیں کہ پایا نہیں پانی کئی دن سے

۵۸

کس طرح سے تشبیہ دہن ہو مرقوم
ہی ذہن بھی کم وصف کی بھی راہ ہی معدوم
فکر اس میں بیکار نظر اس میں بیہودہ
مرئی نہیں جو ذات خدا کے وجود

اس چشمہ کی عالم میں جسی چاہ نہیں ہے
بس قلزم رحمت سی قرے راہ نہیں ہے

۵۹

یوں حسن کے دانتوں کا عیاں ہی دہن سے
نور سحاب کی ہو ہویدا ہو سخن سے
گر لب کے ہی ہو ہویدا ہو سخن سے
دور جا ہی ہو

قائل ہیں وہ قاری ہیں جو قرآن مبیں کے
اہمیت نہیں دندانے ہیں تسکین کے سبیں کے

۶۰

کیا بات جو وہ چاہ ہی تشبیہ زنخداں
پستی ہی اسے اور عروج اس کا نمایاں
اس سیب سے تازہ ہی اس کا جھتاں
یاں چشمہ نور اس کو جو کہیے تو ہی شایاں

حاصل ہی شرف ان کو حسینان جہاں پر
ہے صل علی حور و ملائک کی زباں پر

۶۱

کا حسن اور صفائی وہ ہی
گردن وہ حسن کی ہی ہر آن کی شہ رگ
خم شرم سے گردن کی ہی ہر آن کی شہ رگ
سر خنجر کا جانی ہی ہر آن کی شہ رگ
بولی کہ کیا تاب سی عہدہ جو کی

ہر بات میں اعجاز دم داد رسی ہے
مردے بھی ہیں قائل کہ مسیحا نفسی ہے

۶۲

بازو ہیں یا اللہ کی مانند ہی بیت
بھی کمر سے جہاں پہلی سیت
جب جا ہیں

ہم پنجہ ہو اس ہاتھ سی کیا تاب اسد کی
پنجہ میں کلائی میں ہی طاقت اب جد کی

۶۳

ہاں گلشن ایجاد میں کیا ہے بھی قد
سرو چمن خلد سے بالا ہی بھی قد
جبریل کا ہی اعلیٰ ہی بھی قد
لاریب کہ اعلیٰ ہی بھی قد

www.emarsiya.com

۶۴

جنگاہ میں پہنچا جو وہ شبیر کا جانی
بس دیکھتے ہی محو ہوئے ظلم کے بانی
غل تھا یہ وہ یوسف ہے کہ جس کا نہیں ثانی
یاد آگئی بیبیوں کو محمد کی جوانی

۶۷

طاقت مری جب کہ ہر اک شخص ہے آگاہ
دی حق نے وہ قوت کہ ہوا نام پہ اللہ
وہ شیر کہ شیروں کو جو بھاگے ردِ باہ
لڑتا تھا ہر اک کوہ گراں شل پہ سپاہ

۷۰

شہ ہر آفاق میں افسانۂ خیبر
اک آن میں بس حارث و مرحب ہے برابر
اس غیظ میں ہی جو قرینِ قلعہ حیدر
در توڑ دیا بازوئے حیدر نے جھپٹ کر

بے دیں بھی معرف ہوئے سب صنعتِ رب کے
تھے گرچہ سیہ قلب پہ دل ہل گئے سب کے

کیا ہوتا مقابل کوئی اس حق کے ولی کے
گردانِ جہاں کانپتے تھے نامِ علی سے

قلعہ کو تزلزل یہ ہوا در کی تکاں سے
دب دب گئے جتنا کوئی نکلا نہ مکاں سے

۶۵

تھا لشکرِ کفار ادھر مضطر و حیراں
دامن لگی ناگاہ رجز اکبرِ ذیشاں
[illegible]
ہر شخص [illegible]

۶۸

حیدر کی یہ ہیبت میں اثر کر دیا پیدا
تھی اس عہد میں جب عمر کو مارا
[illegible]
جب [illegible] کو [illegible]

۷۱

[illegible] کے بیٹے کا غضب
[illegible] اسد اللہ
[illegible] میں سما نہیں سکتا
[illegible] کوئی
[illegible] اکبر
[illegible] علی اکبر

جادو نہیں اعجاز ٹپکتا تھا زباں سے
دل سنگ دلوں کے تھی ہوئی موم بیاں سے

جتنے تھے وہ سب پہنچے ضرغام میں آئے
اس وقت اماں پائی جب اسلام میں آئے

جو سامنے آجائے مرے خوں میں طپاں ہو
بیسر کروں میدان میں جو مرحب سا جواں ہو

۶۶

الٰہی
[illegible] بے پہ [illegible]
[illegible] کوئی نہیں کی شاہی
خالق [illegible] سپہ [illegible]
[illegible] ماہ [illegible]
[illegible]

۶۹

[illegible] اور وہ کفار کی کثرت
وہ جنگِ احد [illegible] قلت
[illegible] لشکرِ اسلام میں
[illegible] نبوت
[illegible] نہ بعثت
[illegible] شیرِ [illegible]

۷۲

[illegible] الٰہی [illegible]
[illegible] شیر [illegible]
[illegible] شیر [illegible]
[illegible] تیغ [illegible]
[illegible] کا [illegible]

بکس ہیں عالم کے مددگار ہمیں ہیں
دنیا کے بھی عقبیٰ کے بھی مختار ہمیں ہیں

بے فتح کئی جنگ کے میداں سے نہ سر کے
انبار لگائے سرِ میداں تن و سر کے

طاقت ہی کسے مجھ سے بھلا تیغ زنی کی
قوت مرے ہاتھوں میں ہے خیبر شکنی کی

www.emarsiya.com

۷۳

ہو وہی جرأت جسے جنگ کو لائے
میداں میں رشک جو ہر شمشیر دکھائے
یہ فوج کیا جو مری نظروں میں سمائے
سب خلق ہو بیکس تو ظفر آپ ہو پیارے

ہر حال میں غالب ہیں ہمیں جن و ملک سے
تلوار ہمارے لئے اتری ہے فلک سے

۷۴

میداں میں جو خوباں ابھی آئے جو تلوار
تلوار کا جب بڑھا لشکر کنار
دیکھی گئی جب سعد ستمگار
پاس ستم ایجاد کا انداز

ہر سمت گھٹا چھائی سیہ کاروں کی رن میں
تابندہ ہوئیں بجلیاں تلواروں کی رن میں

۷۵

غازی جو جو بیلے نکلے جرار جفاکار
ہشکل ہیں بھی لی سیان سے تلوار
نکلی جو چلتی ہوئی وہ صاعقہ کردار
غل ہے کہ ظاہر ہوئے قہر کے آثار

اس تیغ کی چلتے ہی مہم جنگ کی سر ہے
تلوار نہ سمجھو اسے طومار ظفر ہے

۷۶

کی بات جو غازی نے اٹھا اسپ تار
قرآن کے پھیرے ہوئے گویا پہ پہ از
تھا اس کی روانی سے عیاں ابکا انداز
ہوتی تھی جدھر جاتا تھا صاحب ناز

پست اس کے ترنم سے ہوا اوج ہما بھی
شرمندہ تھی بجلی بھی دم جست ہوا بھی

۷۷

پہنچے جو ستمگار وہاں لشکر کے برابر
ہنگامہ سی کوندی سپہ شر کے برابر
فوج ستم ایجاد کے برابر
انبار تھے

چن چن کے کیا قتل ہر اک دشمن رب کو
حملہ اسد اللہ کا یاد آگیا سب کو

۷۸

کیا یاد ہوئی اس کی صفائی
جس صف پہ پڑا اس کا جدا اس کی کلائی
بازو تھا قلم اس کا جو کی بھائی
تلوار لئے جنگاہ میں شیر طغائی
کشتوں کی ہوئی شب بدغا میں شہ بالا

جنگاہ میں کشتوں سے نہ خالی کوئی جا تھی
تلوار تھی یا صاعقہ قہر خدا تھی

۷۹

جانبر نہ ہوا تیغ نے جس پر کوئی ناکا
جس جس نے کیا آکے پہ اس موت کا ڈھاکا
خالی نہ رہا وار فنا کا کوئی ناکا
دشمن سے روانہ تھا ہر اک بیکس و بیجا

جنگاہ میں کشتوں سے نہ خالی کوئی جا تھی
تلوار تھی یا صاعقہ قہر خدا تھی

۸۰

وہ مار کر دریا بھی روانی کو نہ پہنچے
شمشیر بھی شعلہ فشانی کو نہ پہنچے
بجلی کو نہ پہنچے
وہ گرم کر

جو ہر تھے کہ عریانی میں گل پیرہنی تھی
ہاں قہر کے دریا میں بجھا کر وہ بنی تھی

۸۱

سر زنگی جو جھک کے نہ اٹھی تیغ ہر اس
بیدم ہو گئی ضرب میں صدمہ کو دم اس
بجلی تھا جو چھوٹی پانی میں ہم اس
کر ہو گیا کوئی رہبر راہ عدم اس

اس تیغ کی چلتے ہی مہم جنگ کی سر ہے
تلوار نہ سمجھو اسے طومار ظفر ہے

۸۲

دکھلایا چلن تیغ دلاور نے قضا کا
بازار منا بن گیا میدان وغا کا

چلنے سے روانی میں نہ اس کے خلل آیا
تیزی نہ ہوئی کم نہ ذرا کس میں بل آیا

www.emarsiya.com

۸۲

جب چل گئی وہ سر دشمن پہ بیٹھ کر
سر کر کے دوبارہ بھی گردن پہ بیٹھ کر
چار آئینہ و سپر و جوشن پہ بیٹھ کر
دو ہو گیا رکاب تو وہ توسن پہ بیٹھ کر

بجلی سی چمک کر جو گری خانۂ زیں پر
رہوار کو دو کر کے جو ٹھیری تو زیں پر

۸۳

سن سن جو چلی کٹ گئی نیزوں کی سنانیں
[illegible] پھول [illegible]
[illegible]
[illegible] خضب ہو گئی [illegible]

قبضے بھی نہ تھے قبضۂ قدرت میں ملوں کے
انبار تھے میدان میں تیغوں کے پھلوں کے

۸۴

[illegible] تھا فوج کی [illegible]
[illegible] کر کے [illegible]
[illegible] آپ [illegible]
[illegible] خود اس کی رکاب [illegible]

آنکھوں کو جلا دی قدم نحس کے مس سے
فوجوں میں سلامی ہوئی اترا جو فرس سے

۸۵

[illegible] نے [illegible] کی [illegible]
[illegible] بیٹھا [illegible] کی طرح [illegible] کے تلوار
[illegible] اس [illegible] فوج کی [illegible]
[illegible] خدمت کو بن سعد بھی تیار

بھالے لئے لشکر کے نمودار کھڑے تھے
حلقہ کئے گرد اس کے خطاکار کھڑے تھے

۸۶

[illegible] ہو کر
[illegible] پکارے [illegible]
[illegible] عباس [illegible] حیران [illegible]

تنہا سے وغا کرنے میں کیا خوف و خطر ہے
اک حملہ میں ساری یہ مہم جنگ کی سر ہے

۸۷

[illegible] ابن سعد [illegible]
[illegible] عباس [illegible]
[illegible] دعا [illegible] علی اکبر
[illegible] فتح [illegible]
اس شیر نے ماری [illegible]

ہم سمجھے تھے عباس ہی یکتا ہیں جہاں میں
جرأت نہیں کم ان سے کچھ اس تازہ جواں میں

۸۸

[illegible] ہو میں [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] مقابل
لیکن کوئی جا کر نہیں [illegible] میں [illegible]
[illegible] جنگ میں [illegible]
[illegible] آئی تو ظفر اس [illegible]

گھبرائی تھی سب ہوش نہ تھے صف شکنوں میں
آپ آئی کہ پھر آ گئیں جانیں بدنوں میں

۸۹

[illegible] آئی [illegible]
[illegible] جنگ [illegible]
[illegible] ہوا اسوار
[illegible] تھا بار
[illegible] کیا [illegible]

باجوں کا ہوا شور بڑھا رخش جو بل کا
نصرت کی صدا آئی کہ ہے صید اجل کا

۹۰

[illegible] نہ پوچھا
[illegible] کیا بھالا
[illegible] سال
[illegible] دوش
[illegible] دوڑا
[illegible] دو سو ہوا رن [illegible]

بوں سلنی آیا وہ دلی ابن ولی کے
عمر آیا تھا جس طرح مقابل میں علی کے

www.emarsiya.com

۹۱

پیشانی سے ظاہر اثر شوخی اعدا
آنکھوں سے عیاں تھا مئے نخوت کا خمار
سر تا قدم کی طرح بنیں زناں ابرو کی خمدار
بھڑکی ہوئی غصہ کی سبب آتش رخسار

۹۲

کہنے لگا نامرد یہ اکبر کو سنا کر
پیدا نہیں آفاق میں میرا کوئی ہمسر
تم بھی اگر ہو تو نہ ہو پھر یہ مظفر
افسوس ہے یہ نہیں خلق میں حیدر

۹۳

شیطان کی طرح دل میں نہ تھا خوف خدا کا
وہ تابع حاکم تھا عدو شاہ ہدا کا

کہتے ہیں لڑا کوئی نہ اس حق کی ولی سے
تھا حوصلہ یہ دل میں کہ لڑتا میں علی سے

۹۴

یہ تیغ رکیگی نہ زرہ سے نہ سپر سے
ضرب اس کی تو رکتی نہیں جبریل کے پر سے

۹۵

تیغ کی جگہ ہی زنجیر کریں
جنت میں جو ہیں زرہ و جعبہ میں
نبض میں برق شرر قلب و جگر میں
طینت میں ہے بوتراب کا سینہ میں

۹۶

تھا جب حیدر صفدر کا یہ نام
تھا جب تھا اکبر کا سب انعام
نہ ہو زناں تھا
سر تا ہوں

۹۷

چہرہ زباں جو لیا اب حیدر کا
چہرہ ہوا اس دعوی بد کا
نہیں محتاج مدد کا
نہیں اسکا

۹۸

فولاد کا تھا خود دھرا فرق پہ لے کے
یا ابر سیہ آگیا تھا سر پہ جبل کے

اک خاک کا تودہ یہ تن و توش ہے تیرا
مشتاق بس اب موت کا آغوش ہے تیرا

پنجہ میں مرے پنجتن پاک کا کس ہے
تلوار کا کیا ذکر طمانچہ تجھے بس ہے

۹۹

تھا ثانی ابوجہل جہالت میں وہ جاہل
نامرد مطلق نہ تھا حق و باطل
ناہل شیطان کی طرح کہ جہل میں کامل
نامرد شیطان کی طرح کہ جہل میں کامل
مستی کا سبب تھا شراب تھی عقل کا زائل

۱۰۰

انسان تو کیا کہتے ہیں
اب تجھکو نہیں چھوڑیں
اعجاز نما سے کا ہے

۱۰۱

سنتے ہی یہ تقریر جگر شاہ حیدر
بھر کھا کے نگاہ غیظ سے وہ ہو اشرر
جلال سے آیا علی اکبر کے برابر
جلال سے آیا علی اکبر کے برابر

دعوی کہ نہیں مثل مرا روم میں سے میں
تھا زور حماقت کا بھرا سر رگ و پے میں

کیا ذکر ترا دیو ہیں قابو میں ہمارے
قوت ہے ید اللہ کی بازو میں ہمارے

دیکھا جو قریب شیر نے اس بیل کو
حملہ کیا نامرد پہ چمکا کے سناں کو

www.emarsiya.com

اے سیفِ زباں جوہرِ شمشیر دکھا دے
اے جوشِ قلم تیزیِ شمشیر دکھا دے
[illegible]
[illegible]

نظروں سے وغا رستم و سہراب کی گر جائے
حیدر کی لڑائی کا سماں آنکھوں میں پھر جائے

[illegible]

یہ آپ بچا دیتے تھے زد پر اُسے لا کر
جس طرح اسد کھیلتا ہے صید کو پا کر

[illegible]

لایا جو شقی سر کے قریب تیغِ دو سر کو
اکبر نے لیا فرقِ مبارک پہ سپر کو

[illegible]

بو وا ہے وہ ظالم یہ شجاعِ ازلی ہیں
وہ مرحبِ ثانی ہے یہ شوکت میں علی ہیں

[illegible]

رد ہو نہ سکی ضربِ اسد پیل دماں سے
بھالا نہ سنبھالا گیا نیزہ کی تکاں سے

[illegible]

دکھلایا ہنر تیغ کا نہ تیر و کماں کا
ثابت ہوا ہم پہ کہ تو رستم ہے زماں کا

[illegible]

تھرّائے تھے سینوں میں جگر پیر و جواں کے
کس نوک سے آتی تھی سناں پاس سناں کے

[illegible]

اوچھا سا چلا وار جو اُس شیرِ ژیاں کا
ثابت نہ کوئی تیر نہ چلّہ تھا کماں کا

[illegible]

کر سکتا تھا رد کوئی اُس شاہ کی ضربت
اللہ کا تھا قہر یداللہ کی ضربت

www.emarsiya.com

۱۰۹

نادم ہوا نامرد جو تقریر یہ سن کر
فرمایا کہ اب دیکھ مری تیغ کے جوہر
یہ کہہ کے جو لی میان سے شمشیر دو پیکر
پانی میں چھپیں مچھلیاں اور غار میں اژدر

تھرا گیا تن ذرہ ہوا گاؤ زمیں کو
رعشہ ہوا بالائے فلک روح امیں کو

۱۱۰

کہا جاکے چھپیں قاف میں دریا کے جو پیاں
دیووں نے یہ جانا کہ ہوا حشر نمایاں
اللہ کرے

تھا شور امان بحر میں نہ حفظ ہی بر میں
بجلی بھی شریں کی چھپی بطن حجر میں

۱۱۱

گھبرا کے فرس تھا جو اکبر نے اٹھایا
گھبرا کے وہ نامرد سر فرق پہ لایا
بیدین کو عصیاں کی سیاہی نے دبایا
اعمال نے رستہ اسی دوزخ کا بتایا

گو تاب قامت ذرا باقی تھی بل میں
کیا بھاگے گریباں تھا مگر دست اجل میں

۱۱۲

سن کر جو صدا علی اکبر کا جلادار
کام آئی سپر کچھ نہ کا خود سے زنہار
چار آئینہ و جوشن فولاد تھے بیکار
آکر دار میں لب اکبر کے کیا وار

اکبر سا جواں ہوگا نہ شمشیر پھر ایسی
اٹھی تو زمیں چوم کے تھی منکسر ایسی

۱۱۳

وہ دیو جسم جگر ہو کے دو پارہ
پیچھے گرا جب اللہ نے مارا
وہ دیو جسم جگر ہو کے دو پارہ
پیچھے گرا جب اللہ نے مارا

باہم جو ثنا خواں تھا ملک ایک ملک سے
آجاتی تھی احسنت کی آواز فلک سے

۱۱۴

کیا کفر کو یکتا نہ سبط پیمبر
میداں میں کیا کفر کو ظفریاب اکبر
خالق سے دعا تھی کہ ظفریاب ہو اکبر
دیکھا جو شہ دیں نے کہ شادی ہوا اکبر
خوش ہو کے کیا جلد ادا سجدہ داور

کچھ مجھ سے ہوا اور نہ اس تیغ دو سر سے
منصور ہوا شہ کی دعاؤں کے اثر سے

۱۱۵

بیٹے سے مخاطب ہو کے پھر شہ ذیشاں
کی خوب دعا اس کی جرأت پہ میں قرباں
اللہ رے تن و توش تھا دیو کو انساں
کار اسد اللہ ہوا تیرے نمایاں

اک ہاتھ میں دو کر دیا اس طرح سے دل کو
تلوار سے جو رنگ کیا تم نے جبل کو

www.emarsiya.com

۱۱۸

پھر تیغ دو دم ہاتھ میں لے کر ہوا سوار
پھر فوج کے نے فوج مخالف سے کیا وار
ضعف کے باعث وہ بھری ہو گیا لاچار
جب وار کیا کانپا تھا ہیبت سے تن زار

۱۲۱

کہتا تھا ظلم کا بھالا
بیٹھے تو فرس پر ہو گئے بھی نہ دو بالا
صدمے ہوا دل بھی جلد بھی نہ دو بالا
تیور کے جھکا گھوڑے پہ وہ گیسو والا
تھا چار طرف ماہ کے شمشیر کا ہالا

۱۲۴

رتبے ہوئی مقتل میں جو ہوئی شہ کی
گرتے ہوئی پیاس شہ کو نظر آیا وہ مرد
ربی پیاس شہ کو نظر آیا وہ مرد
صابر تھے مگر کچھ نہ رہا قلت تابش
دریا کی طرح آنکھوں سے بہنے لگا آنسو

مہلت جو ملے کچھ دل بیتاب سنبھل جائے
ہے ڈر ہے کہ قبضہ سے نہ تلوار نکل جائے

ماری کسی ظالم نے جو تلوار جبیں پر
غش کھا کے گرا شاہ کا دلبند زمیں پر

یہ کوہ مصیبت جو گرا قلب حزیں پر
دل ہل گیا تھرا کے گری شاہ زمیں پر

۱۱۹

ہے کوئی جو طاقت ہو تو دو جل بھگا ہیں
ہے کوئی جو ہمت ہو تو شمشیر دکھا ہیں
فوج نہیں کیا جو ہے تیرے کی جا ہیں
ساتھی لڑیں

۱۲۲

ہے ہے اسی حال میں شاہ کو آواز
تھا نہ ہے جلد آئے یا شاہ سرفراز
ہے خادم جانباز
حشر برپا ہے

۱۲۵

رو کر کہا بیٹا مجھے درد اپنا سناؤ
ہے کہاں زخم پدر کو تو دکھاؤ
صدمے سے اٹھ کر اٹھاؤ
چین کو چھاتی ہے ملاؤ

www.emarsiya.com

جلادوں میں باخاطر رنجور کھڑی ہیں
بوڑھائی ہیں سر جنگ سے مجبور کھڑی ہیں

عرضہ نہیں کچھ زیست مری چند نفس ہے
دم آپ کے قدموں تک نکلنا یہ ہوس ہے

جینے نہیں دیگا مجھے یہ درد جگر کا
تم دیکھ تو لو اٹھ کے ذرا حال پدر کا

۱۲۰

ہے جو لگاتے ہیں جفا کار
کہتے ہیں یہ دل میں مدد اے حیدر کرار
تیر و تبر و نیزہ و شمشیر شہ بار
ہے سو کو ان سب کی تن زار پچھا

۱۲۳

پہونچی یہ صدا کان میں سرور کی جو ناگاہ
دل تھام کے رو ہو کے دوڑے شہ ذیجاہ
ہر گام پہ سہل کی طرح لوٹ گئے شاہ
فرماتے تھے یا رب یہ راہ ہو کوتاہ

۱۲۶

مقتل میں بلایا
تم نے بیٹا مجھے
بیٹا سے نہیں بولتے تم جب پدر آیا
اب مجھ سے نہ دو درد اپنا سنایا
پوچھا نہ مرا حال نہ زخم اپنا دکھایا
دیکھا نہ مرا گھاؤ نہ زخم اپنا دکھایا

جسم پہ اس شیر کے سو فارہ ہزاروں
تو کا گل اندام ہے اور خار ہزاروں

پھر دل کو قرار آئی جو پاؤں میں پسر کو
زندہ مجھے دکھلا دے مرے نور نظر کو

ہم آئے ہیں تم آنکھ نہیں کھولتے بیٹا
کچھ مجھ سے خفا ہو جو نہیں بولتے بیٹا

۱۳۶

پھر لاش سے بیٹے کی لپٹ کر یہ پکارے
ہم کو بھی اپنا لے کس کے سہارے
بتلاؤ تو اب ہم کو جئے کس کے سہارے
جینے نہیں ہم مر گئے مرنے سے تمہارے

۱۳۷

اب فکر ہے کس طرح کی جو آئی ہماری
ہے کون جو میت کو اٹھائیگا ہماری
پامال کری لاش مری فوج ناری
پانی کی طرح خون کا غسل تن ہو جاری

۱۳۸

دی آ کے صدا زینب مجروح جگر کو
لو آؤ بہن لائی ہیں ہم لاش پسر کو

۱۳۹

بیری میں بڑا داغ ہمیں دے گئے بیٹا
حسرت ہے نہ کیوں ساتھ ہمیں لے گئے بیٹا

آغشتہ بخوں خاک پہ مظلوم کا تن ہو
کافور ہو یہ ریگ یہ پوشاک کفن ہو

۱۴۰

یہ پالنے کا حق ہے یہ خدمت کا صلہ ہے
تم سے نہیں شکوہ یہ مقدر سے گلہ ہے

روتی ہوئی آئی ہیں کئی بار وہ در تک
فرماتی ہیں پہونچا دے کوئی مجھکو پسر تک

۱۴۱

تاب آئی نہ اس وقت شہنشاہ زمن کو
باہر گئے پھر لاش پسر دیکھ بہن کو

۱۴۲

اٹھنے نہ دیا ضعف نے پیری میں قدم کو
طے کر گئے تم تازہ جواں راہ عدم کو

تھا کوہ مصیبت جو گرا قلب حزیں پر
اٹھا نہیں جاتا تھا جو گرتے تھے زمیں پر

۱۴۳

جنت میں نہ ہمراہ مجھے لیگئے بیٹا
تم مجھ کو بڑھاپے میں دغا دے گئے بیٹا

www.emarsiya.com

۱۴۵

اس بالنے والی کو تمہاری تھی تمنا
بیٹے جو ہوئی مجھکو نہ مطلق ہوا سودا
دل خوش تھا کہ تھا تم سا جگر بند مرا پاس
یہ خوبی تقدیر کہ تم سے بھی ہوئی یاس

۱۴۸

اے لعل اٹھو میں تمہیں چھاتی سے لگاؤں
اے بھیج ہوئی زلفوں کو میں شانے سے بناؤں
پکڑے ہے تا روز اپنا کہ بیٹھا ہوں
گر نیند ہے اٹھو تمہیں مسند پہ لٹاؤں

۱۵۱

اے لعل ہاں تمہیں کس طرح پاؤں
ڈھونڈھوں تمہیں کس کو کہوں میں جو بتاؤں
میری یہ تمنا کہ خدا سے ملا دے
راہی ہوں سو مالک عدم کو جا دے

میں جانتی تھی مجھ سے نہ منہ موڑو گے بیٹا
کیا علم تھا غربت میں مجھے چھوڑو گے بیٹا

گر سخت ہوں تکیے تو خفا ہوتے تھے بیٹا
تم نرم بچھونے پہ سدا سوتے تھے بیٹا

ممکن نہیں پاؤں تمہیں اب باغ جہاں میں
مل جاؤ جو مر کر میں پہنچ جاؤں جناں میں

۱۴۶

روتی تھی یہاں کیوں جو یہ خستہ زہرا
اس خوش سا تھا خیمہ ہوس میں برپا
گھبرا کے یہ پوچھا
ہوش میں روتی ہے
کیوں روتی ہے

۱۴۹

اس خاک پہ کس طور سے آرام ہے تمہیں
اس سخت زمیں پر ہے کیوں آرام
کیوں سوتے ہو
سوتے ہو

۱۵۲

کیا ہے کسی صورت سے شکل اپنی دکھاؤ
تم ہی کی صورت ہے
اب ماں کو زیادہ نہ تڑپاؤ
آؤ نہ آؤ

کون اٹھ گیا دنیا سے جو یہ سب کو قلق ہے
گو چپ ہوں میں پر غم سے کلیجہ مرا شق ہے

غفلت سے تمہاری مری راحت میں خلل ہے
بتلاؤ تو یہ نیند ہے یا خواب اجل ہے

فرقت میں تری زیست گوارا نہیں ماں کو
ہے خانۂ تن مثل قفس طائر جاں کو

۱۴۷

یہ کہتی تھیں اور گریں لاش پہ آ کر
تھرا کے تھیں لاش پہ شہ سے نظر
سنو جو ہم کہتے ہیں مرے جان کہ ہو تم تھی تارہ
گر دھیان نہ مرے جان کہ ہو تم تھی تارہ

۱۵۰

پھر کی اے لال یہ کیا شکل بنائی
صدمے کی دیا بھی بنا زخم پائی
افسوس کہ دیا بھی تمہاری اجل آئی
آغاز جوانی میں تمہاری اجل آئی
میں نے کی نہ ہرا تمہاری مدد کی

۱۵۳

بیٹی تھی ماں کی جن زلفوں کو تم
افسوس ہے خاک میں بھر کر وہ سر
ایسا کسی نے ہے چاند سے ایسا
سینہ پہ ہیں کھائی ہے تیر جیسا

کس طرح تمہاری تن صد پاش پہ آتی
آتا جو نہ غش پہلو یہ ماں لاش پہ آتی

آباد کیا تم نے تو گلزار جناں کو
رونے کیلئے چھوڑ گئے دشت میں ماں کو

ہر جا ہیں نشان زخم کے اس چاند سے تن میں
اینٹھی ہے زبان نی نہ ملنے سے دہن میں

www.emarsiya.com

۱۵۴

بن بادہ اگر خلق کی ہو جائے جدائی
اب کیسی بنا دوں میں یہ پوشاک نشانی
افسوس نہ پھیرے گی بلا لطف جوانی
کیسی کی نظر لگ گئی اے یوسف ثانی

نیموں سے کٹا چاند سا چہرہ نظر آیا
حسرت ہی رہی ماں کو نہ سہرا نظر آیا

۱۵۵

بھر کی ہوئی ہے آگ غم غربت جگر میں
تاریک جہاں ہے الم نور نظر میں
جتنی ہوں میں ہے علی اکبر نہیں گھر میں
بتا یہ بتا کل کی طرح آج سحر میں

شغل اب کوئی جز نالہ و فریاد نہیں ہے
رونے کے سوا بات کوئی یاد نہیں ہے

۱۵۶

سمجھی تھی نہ سوچی تھی کہ ہوگا یہ آباد
اپنی دلہن نام خدا ہوگی اولاد
پیری میں ہوگا مرا دل آٹھ پہر شاد
افسوس نہ معلوم تھی مادر کو یہ افتاد

بیکار ہوئی آہ وہ تدبیر ہماری
تم کیا کرو اے لال یہ تقدیر ہماری

۱۵۷

فرما دی غربت میں مجھے موت نے لوٹا
ماں دیدہ مغموم سے تکتی رہی لوٹا
[illegible]
دست ستم جور

اب کوئی علاج دل صد پارہ نہیں ہے
اس درد کا جز موت کوئی چارہ نہیں ہے

۱۵۸

ان کی یہ بے کسی آنکھوں کی ضیا دی
ان کی ہو یہ بے کسی آنکھوں کی ضیا دی
[illegible]
راضی ہوں میں اکبر کے [illegible]
پہلے میں اکبر کے [illegible]

سمجھی تھی کریں گے یہ مدد اپنے پدر کی
معلوم نہ تھا ہوگی تباہی مرے گھر کی

۱۶۱

اپنی کلیجہ کی کلیجہ کی گلے سے لگا کر
مری آغوش سے کر بھاگ
دل پہ جگر پہ ہاں پہ جلد بلا کر
فردوس میں ہاں پہ جلد بلا کر

ان صدموں میں جینے سے مجھے کام نہیں ہے
بے تیرے مجھے ایک دم آرام نہیں ہے

۱۵۹

سمجھیں ہیں ماں اپنی پہ یہ دل
نور غزل زندگی میں ان کا جانا
کس طرح سے خیمہ سے نکلوں بھگاؤں
اس آبا نہ واری تجھ میں ان کا نشانا
نیا ہے اگر آنسوؤں سے دل میں رو دوں
خیمہ سے نکل کر تو تیروں کا نشانا
ممکن نہیں اب صبر میں بھی چلیں سو دوں
چھوٹی کبھی پھر دیکھنے پائے نہ زمانا
ہوتی ہے جواں تم تو جنت کو روانا

۱۶۲

نم خاک سے سونی ہو سنا سینہ بھگا کے
اے لال اٹھو ان تجھ میں جانی سے گلا کے
راحت کسی پہلو تو مری قلب کو آئے
جنگل سے اٹھو آپ ہے مادر جگا کے

اس مجھ کو جوان زلفوں کی خوشبو نہ ملے گی
قبر میں بھی راحت کسی پہلو نہ ملے گی

ہے ہے نہ مری نخل تمنا میں پھل آیا
پھولے نہ پھلے تم کہ پیام اجل آیا

لو خاک سے اٹھو مری راحت میں خلل ہے
صدقے گئی یہ کون سا سونی کا محل ہے

www.emarsiya.com

۱۶۳

[illegible]

۱۶۴

[illegible]

۱۶۵

[illegible]

کچھ حد بھی ہے اس سوگ کی کب تک نہ اٹھوگی
میں بیٹھی ہوئی روؤنگی جب تک نہ اٹھوگی

غش آگیا دنیا سے گذر جائیں بی بی
ڈر ہے کہیں اس رنج میں مر جائیں بی بی

زخموں کی ہے کثرت جسد ماہ جبیں پر
باشاہ انھیں گاڑیگا نرم زمیں پر

۱۶۴

[illegible]

۱۶۴

[illegible]

۱۷۰

[illegible]

جز وصل مرے زخم کا مرہم نہیں کوئی
افزوں غم اولاد سے ماتم نہیں کوئی

باقی نہ رہا ضبط شہ جن و بشر کو
روتے ہوئے بس لیکے چلے لاش پسر کو

محتاج کسی کا نہ بجز ذات خدا ہوں
فردوس میں قدموں سے نہ آقا کے جدا ہوں

۱۶۵

[illegible]

۱۶۸

[illegible]

خنکیدہ جو ہے حلق تو دم رکتا ہے میرا
وہ آگ لگی ہے کہ جگر پھنکتا ہے میرا

اٹھارہ برس تک مری گودی میں پلے ہیں
دکھلا دو کہ یہ قبر میں سونے کو چلے ہیں

www.emarsiya.com